منقسم وادیٔ فرغانہ میں سیاسی بے چینی

وادیٔ فرغانہ تاجکستان کے جنوبی، کرغیزستان کے مغربی اور ازبکستان کے مشرقی علاقوں پر مشتمل ایک ایسی وادی ہے جہاں گذشتہ دہائی کے دوران کئی نسلی تنازعات اٹھ کھڑے ہوئے۔

۱۹۸۹ء میں ازبک اور مشخیتین ترکوں کے درمیان جھڑپوں میں سینکڑوں افراد ہلاک اور زخمی ہوئے۔ مشخیتین ترکوں کا تعلق بنیادی طور پر قفقاز سے ہے۔ انہیں ۱۹۴۴ء میں سٹالن نے بے گھر کر کے جلاوطن کر دیا تھا۔ چنانچہ مشخیتین ترکوں کی اکثریت نے ازبکستان میں سکونت اختیار کر لی۔ وادیٔ فرغانہ پر روس نے ۱۸۷۶ء میں قبضہ کیا تھا تاہم روسی قبضے کے باوجود خطے میں اسلام سے لگاؤ اور مذہبی اقدار کو ختم نہیں کیا جا سکا ہے۔ روسیوں نے وادیٔ فرغانہ اور وسطی ایشیا کے دوسرے حصوں میں اپنے اقتصادی مفادات کے پیش نظر کپاس کی یک فصلی کاشت متعارف کروائی۔ خطے کی قابل کاشت اراضی سیر دریا سے سیراب کی جاتی تھی۔ بالشویک تسلط میں چلے جانے کے بعد وادیٔ فرغانہ کا علاقہ سوویت نظام کے خلاف بڑے پیمانے پر شروع ہونے والی سیاسی تحریکوں کی زبردست حمایت کرنے والوں کا گڑھ رہا ہے۔

سوویت حکمرانوں کی طرف سے وادیٔ فرغانہ کے علاقے کو تقسیم کر کے تین جمہوریاؤں کرغیزستان، ازبکستان اور تاجکستان میں شامل کرنے کے نتیجے میں یہ علاقہ اپنی وحدت برقرار نہیں رکھ سکا ہے۔ اور نتیجتاً یہ تینوں پڑوسی نوآزاد وسط ایشیائی ریاستوں کے درمیان وجہ نزاع بن گیا ہے۔ وادیٔ فرغانہ میں ترقیاتی منصوبوں کے لیے ملنے والی بیرونی امداد کرغیز صدر عسکر اکیئیف اور ازبک صدر اسلام کریموف کے درمیان اختلافات کا باعث بنتی رہی ہے۔

وادیٔ فرغانہ میں مقیم مشخیتین ترکوں اور ازبکوں کے درمیان پائی جانے والی کشمکش کے پس پردہ محرکات معلوم کرنے کی متعدد بار کوششیں کی گئیں۔ نسلی اختلافات کو بڑی حد تک دونوں گروہوں کے درمیان کشمکش اور تصادم کی بنیاد قرار دینے کے استدلال کو مسترد کر دیا گیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ دونوں گروہ لسانی اور مذہبی اعتبار سے ایک دوسرے کے قریب تر ہیں۔ وادیٔ فرغانہ میں پائی جانے والی بے چینی کے پس پردہ سیاسی محرکات کا پتہ چلانے کے لیے بھی کوششیں کی گئیں۔ تاہم بعض ماہرین عمرانیات ازبک اور مشخیتین ترکوں کے درمیان تصادم کے واقعات کو اتفاقیہ قرار دے رہے ہیں۔ سماجی علوم کے بعض دیگر ماہرین کا خیال ہے کہ وادیٔ فرغانہ میں پائے جانے والے مذہبی جذبات اور احیاء

اسلام کی کوششوں سے خوفزدہ وسط ایشیائی حکمرانوں کی طرف سے خطے میں موجود مختلف نسلی گروہوں کو ایک دوسرے کے خلاف صف آراء کرنے کی خفیہ کوششیں وادی میں بدامنی اور انتشار کا سبب بنی رہی ہیں۔

کرغیزستان کے علاقے اوش (Osh) میں ۱۹۹۰ء کے دوران ازبک اور کرغیز باشندوں کے درمیان تصادم کی وجوہات یہی بیان کی گئی ہیں۔ اوش اور اس کے پڑوس میں واقع علاقے اُزجان (Uzjan) میں تصادم کے واقعات کو معاشرتی امور کے ماہرین نے قومی اور نسلی تعصّب کا نتیجہ قرار دیا ہے۔ وسطی ایشیا کی مصنوعی سرحدوں کو بھی ایسے واقعات کا امکانی سبب قرار دیا جا رہا ہے۔

سوویت یونین کے بعد کے دور میں وادی فرغانہ کو کپاس کی "یک فصلی کاشت" کی بنا پر کئی مشکلات کا سامنا ہے۔ ایک طرف تو کپاس کی فصل کو سیراب کرنے کا عمل خاصا مہنگا پڑ رہا ہے دوسری طرف روس اور سابق سوویت جمہوریاؤں کی دیگر ریاستوں کو کپاس کی برآمد تعطل کا شکار ہو گئی ہے۔ وسط ایشیائی کپاس کی کوالٹی اتنی اچھی نہیں ہے کہ اسے مغرب کو برآمد کیا جا سکے۔ کرغیز اور ازبک دونوں حکومتوں کی طرف سے شروع کی گئی نجکاری مہمات سے ابھی تک اقتصادی فوائد حاصل نہیں کیے جا سکے ہیں۔ ازبکستان کی نسبت کرغیزستان میں نجکاری کا عمل تیزی کے ساتھ فروغ پا رہا ہے۔ تاہم فرغانہ کی وادی میں زرعی اصلاحات کی ضرورت ہے۔ دونوں جمہوریاؤں میں منقسم وادی کی آبادی میں پائے جانے والے احساس محرومی کے نتیجے میں پر تشدد تصادم رونما ہو سکتا ہے۔ دوسری طرف دونوں جمہوریاؤں کو آب پاشی کے وسائل کی تقسیم کا معاملہ طے کرنا ابھی باقی ہے۔ وسطی ایشیا کی ریاستوں میں زرعی اصلاحات اور اراضی کی نجکاری سے متعلق تمام مسائل براہ راست آب پاشی کے وسائل سے مربوط ہیں۔ چنانچہ تنازعہ کو حل کرنے کے لیے قانونی ڈھانچے کی ضرورت ہے۔ ماہرین کے مطابق وسطی ایشیا میں مویشی پروری اور زرعی اقتصادیات کے دیگر شعبے بھی کمیونزم کے بعد کے دور میں اصلاحات کی سست روی کے باعث مشکلات کا شکار ہیں۔ وادی کی تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی میں پھیلنے والی بے اطمینانی کی کیفیت نے ازبک اور کرغیز قیادتوں کو پریشانی میں مبتلا کر رکھا ہے۔ دوسری طرف وادی فرغانہ تحریک احیاء اسلام اور اسلامی شعور کی بیداری کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اور یہاں اسلام پسند سیاسی رہنماؤں کی عوامی تائید و حمایت میں زبردست اضافہ ہو رہا ہے۔

وادی فرغانہ میں گو مختلف معاملات پر کشیدگی پائی جاتی ہے تاہم حوصلہ افزاء بات یہ ہے کہ سوویت یونین کے انہدام کے بعد کے دور میں یہاں کوئی بڑا نسلی تصادم رونما نہیں ہوا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ وسطی ایشیا اور سابق سوویت یونین کے دیگر علاقوں میں بھی وادی فرغانہ کی پُرامن صورت حال کو ایک مثال کے طور پر مد نظر رکھا جائے گا۔